

www.aislamedia.com

حفظ القرآن

قرآن پاک حفظ کرنے کا طریقہ

مولانا مسیح علی دھانی
مہتمم دارالعلوم اسلامیہ لاہور

شعبہ نشر و اشاعت

دارالعلوم اسلامیہ لاہور
کمران بلاک، قلعہ قبا، لاہور
فون: ۵۳۰۹۸۱
۵۳۰۶۲۸

شعبہ
نشر و
اشاعت

حفظ قرآن ایک نعمت عظمیٰ

قرآن مجید حق تعالیٰ کی عظیم کتاب ہے، خالق کائنات متکلم حقیقی کا یہ کلام بھی مخلوق نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی صفت قدیم ہے، تمام آسمانی کتابوں میں عظیم تر، تمام احکام الہیہ کی جامع، بزرگی و تقدس میں سب سے ارفع و اعلیٰ مقام کی حامل،

جس کے نازل کرنے کے لئے جو فرشتہ منتخب کیا وہ تمام فرشتوں میں سب سے افضل، جو نبی منتخب کئے گئے وہ تمام انبیاء کے سردار، جو مہینہ منتخب کیا گیا (رمضان المبارک) وہ تمام مہینوں کا سردار، جو رات منتخب کی گئی وہ تمام راتوں سے افضل، جو زبان منتخب کی گئی وہ تمام زبانوں کی سردار اور جو امت منتخب کی گئی وہ تمام امتوں میں اعلیٰ و ارفع امت ہے۔

اس کتاب میں جو سیای استعمال کر لی جائے اور جو کاغذ اس میں لگ جائے اس کا یہ مقام ہے کہ لا یمسہ الا المطہرون (یعنی بغیر پاکی حاصل کئے ہوئے اس کو ہاتھ بھی مت لگاؤ) حتیٰ کہ جو کپڑا بطور چولی اور جزوان کے استعمال ہو وہ تمام کپڑوں میں باعث فخر و مباہات ہے۔

تو جس دماغ نے اس کو سمجھا، جس حافظے نے اس کو اپنے اندر سمویا، جس زبان نے اس کی تلاوت کی، جس کان نے اس کی سماعت کی اور جو قلب اس کی طرف متوجہ ہوا کائنات عالم میں سب سے زیادہ خیر اور فضیلت کا مصداق کیوں نہ قرار دیا جائے۔ اسی کو حدیث مبارکہ میں فرمایا گیا کہ خیر کم من تعلم القرآن و علمہ (تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے)

کائنات عالم کا وہ جوہر بیداد جس کی تمام صلاحیتیں قرآن مجید سیکھنے، سکھانے، پڑھنے پڑھا۔ نہ میں صرف ہو گئیں یقیناً دنیا و آخرت کی تمام فضیلتیں و منقبتیں اس کے لئے مختص ہیں۔ ارشاد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہے اشراف امتی حملة القرآن واصحاب اللیل (جامع صغیر ص ۳۱ ج ۱) اگر اس کے والدین کو قیامت میں ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے زیادہ ہوگی تو خور آفتاب عالم تاب کو کیا اعزاز دیا جائیگا اس کا اندازہ کون لگا سکتا ہے؟

کلام خداوندی کا یہ ترجمان اللہ کی صفت کلام کا محافظ و مبلغ، جس کی سفارش خاندان کی دس پشتوں کی نجات کا ذریعہ، جس کی خاک پایا بادشاہوں کی آنکھوں کا سرمہ، جس کی رفعت و منزلت و کَلَّمَ الْمَلَائِكَةَ وَالْمَلَائِكَةَ کہ جسے خالق کائنات خود حکم دے کہ قرآن سناؤ ہر آیت پر تم کو جنت کا ایک درجہ دیا جائے گا اور جنت میں تیرا مقام وہ ہو گا جہاں تو پڑھتا پڑھتا خود ٹھہر جائے۔ کیا ٹھکانہ ہے، جنت کی رفعتیں گو یا ہاتھ میں دے دی گئیں، کلام اللہ کی قبر میں سفارش کو مقدر بنا دیا گیا۔ یہ تمام فضیلتیں اور منقبتیں یہ تمام اعزاز و اکرام حفظ قرآن ہی کے ثمرات تو ہیں۔

حفظ قرآن میں مشغول ہو جانے والا بچہ اگر تمام تر خیر و فضل کو اپنے دامن میں سمیٹ لیتا ہے تو تمام تر تقدس و بزرگی بھی اس کی پیشانی میں جمع ہو جاتی ہے۔ اس لئے قابل صدا احترام ہے یہ بچہ استاد کے لئے بھی اور والدین کے لئے بھی۔

کیوں نہ ہو جو کونہی اتنی فداہ الہی و امی کی یہ بشارت ہو کہ الماھر بالقران مع السفرة الکرام
البررة والذى یقرأ القرآن و یتستع فیہ و هو علیہ شاق فله اجران (جمع
الفوائد ص ۱۶۵ ج ۲) کہ جو شخص قرآن پاک کا ہر ہووہ مکرم و برگزیدہ فرشتوں کے ساتھ رہتا ہے اور جو
اس کی تلاوت کرتے وقت انکلتا ہو اس حد تک کہ گرانی کا باعث ہو مگر پھر بھی پڑھتا رہے اس کا دوا ہر اجر
دیا جائے گا۔

دنیا و مافیہا کی دولتیں اس کے لئے مقدر کر کے اس کو غنی بنا دیا جاتا ہے جس کے غناء کی بشارتیں
بھی رب غنی کے پیغمبر غنی نے اس طرح عطا فرمائی کہ القرآن غنی لا فقر بعده ولا غنی دونہ
(جمع الفوائد ص ۱۶۶ ج ۲) (قرآن مجید ایسا غناء ہے کہ اس کے بعد کبھی فقر نہیں آتا اور ایسا غناء قرآن
پاک کے علاوہ کہیں سے نہیں مل سکتا)

پڑھنے والے کی فضیلت و کمال کا اندازہ کون کر سکتا ہے یہاں تو حکم یہ ہے کہ من استمع الی
ایة من کتاب اللہ کتبت لہ حسنة مضاعفة ومن تلاها کانت لہ نوراً
یوم القيامة (جمع الفوائد ص ۱۶۶ ج ۲)
(جو کتاب اللہ کی ایک آیت کو سننے کے لئے متوجہ ہو گیا اس کے مقدر میں ایسی نیکی لکھ دی گئی جو
بیشد بڑھتی ہی رہے گی اور جو اس کی تلاوت کرے گا اس کے لئے توفیق امت میں نور ہی نور ہو گا)
ظاہر ہے اتنی مقدس کتاب کہ جس کا پڑھنا، سننا، دیکھنا، ہاتھ لگانا اور گھر میں رکھنا سراپا خیر ہی خیر
ہے اس کے آداب کا لحاظ رکھنا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔

اس وقت اس پہلو کا جائزہ پیش کیا جا رہا ہے کہ جو والدین بڑی تمناؤں اور آرزوؤں سے بچہ کو
قرآن پاک حفظ کرانے کے لئے مدارس میں داخل کرتے ہیں اور اساتذہ بر سوں کی محنت شاقہ کے باوجود
اس کو حفظ کرانے میں کامیاب نہیں ہو پاتے یا والدین کی توقعات سے بہت زیادہ وقت صرف ہو جاتا ہے
یا حفظ کرنے کے باوجود بچہ کو قرآن مجید یاد نہیں رہتا اس کی کیا وجہ ہیں۔ اس مضمون میں صرف اسی
عنوان پر گفتگو کی گئی ہے۔

حفظ کی رفتار سست ہونے یا حفظ نہ کر سکنے کی وجہ

درجات حفظ میں کسی بچہ کے ناکام ہونے اور نہ پڑھ سکنے یا سست پڑھنے کی متعدد وجوہ ہوتی ہیں۔
بچہ کے بارہ میں کسی استاد کو یہ فیصلہ کرنے سے پہلے کہ ”یہ بچہ نہیں پڑھ سکتا“ ان وجوہ کا جائزہ لینا
لازمی ہے جو بچہ کی طرف سے یا اس کے والدین یا ماحول کی طرف سے پیش آتی ہیں یا خود استاد کی طرف
سے موانع ہیں۔ جب تک ان وجوہ کا جائزہ لے کر ان کے ازالہ کی بھرپور کوشش نہ کی جائے اس وقت تک
نہ پڑھ سکنے کا فیصلہ کرنا سراسر نا انصافی ہوگا۔ مبادا بچہ کی محرومی کا استاد یا مہتمم یا والدین سے مواخذہ نہ
ہو جائے۔

بچہ کی طرف سے موانع..... بعض مرتبہ بچہ ہی کی طرف سے موانع پیش آتے ہیں مثلاً
(۱) بچہ کا ذہن کمزور ہے۔۔ (ایک ایک آیت کو میں پچیس مرتبہ کتاب ہے تب یاد ہوتی ہے مگر یاد

کرنے کے بعد محفوظ ہو جاتی ہے)

- (۲) حافظہ کمزور ہے۔ (ایک دو مرتبہ کہنے سے الفاظ تو زبان پر چڑھ جاتے ہیں مگر وقتی طور پر یاد ہو جانے کے باوجود بھی یاد نہیں رہتا۔
- (۳) فطرتا شریر ہے۔ (یاد کرنے سے یاد ہو جاتا ہے اور یاد بھی رہتا ہے مگر شرارتوں کی وجہ سے ذہن اس طرف متوجہ نہیں ہوتا)

(۴) گھر میں دوسرے بہن بھائیوں کا ماحول آزاد ہے ہر وقت کھیل، تفریح، ریڈیو، ٹیلی ویژن کی آواز کا ماحول ہے یہ وجہ بھی ایک بہت بڑا مانع بنتی ہے۔

(۵) بچہ دماغی یا جسمانی بیماری کا شکار ہے تب بھی اس کی کارکردگی بہتر نہیں ہو سکتی۔

(۶) مسلسل بے توجہی کا شکار رہنے کی وجہ سے دل اچاٹ ہو گیا۔

(۷) جس قرآن مجید میں ناظرہ پڑھا ہے اس میں حفظ نہیں کر رہا بلکہ قرآن مجید بدل دیا گیا۔

دوران حفظ قرآن پاک بدل دیا گیا۔

(۸) قاعدہ میں بچے اور ررواں کی مشق نہیں کرائی گئی اور ناظرہ پڑھائے بغیر حفظ شروع کر دیا گیا۔

والدین کی طرف سے موانع

بعض مرتبہ والدین کی طرف سے موانع پیش آتے ہیں۔ مثلاً

(۱) والدین میں ذہنی ہم آہنگی نہیں باپ چاہتا ہے کہ بچہ قرآن مجید حفظ کرے ماں چاہتی ہے انگریزی پڑھے یا اس کے برعکس ہے۔

(۲) والدین تو چاہتے ہیں مگر خاندان کا ماحول موافق نہیں۔

(۳) والدین کی طرف سے بچہ کا کماحقہ تعاون نہیں ہوتا ہر وقت ڈانٹ ڈپٹ کا ماحول ہے گھر میں پڑھنے اور یاد کرنے کا ماحول فراہم نہیں کیا جاتا۔

(۴) ماں باپ کی غریبہ و افلاس میں ابتلاء کی وجہ سے گھر میں ہر وقت تنگ دستی کا ذکر رہنا بھی بچہ کی بے رغبتی کا سبب بن سکتا ہے جس سے ستر قناری لازمی ہے۔

(۵) ماں باپ کا بہت زیادہ لاڈ اور ہر وقت ناز و نعم کا اہتمام بھی رفتار پر اثر انداز ہوتا ہے۔

استاد کی طرف سے موانع

بعض مرتبہ بچوں کو پڑھ سکھانے کا سبب استاد کی طرف سے ہوتا ہے۔

(۱) استاد کے پاس بچے زیادہ ہیں اس لئے وہ پوری توجہ مبذول نہیں کر سکتا۔

(۲) استاد کی تنخواہ کم ہے وہ معاشی پریشانی کو دور کرنے کے لئے ٹیوشن پڑھاتا ہے۔ اس لئے بچوں کو پورا وقت نہیں دے سکتا۔

(۳) استاد کسی پریشانی میں مبتلا ہے اس لئے وہ درگاہ میں حاضر رہنے کے باوجود ذہناً غائب رہتا ہے جس کا بچوں پر اثر پڑتا ہے۔

- (۴) استاد چشیاں زیادہ کرتا ہے اور نائب کی نیابت قابل اعتماد نہیں۔
- (۵) استاد بچوں کا خود سننے کے بجائے دوسرے بچوں سے سنوانے پر قناعت کرتا ہے۔
- (۶) استاد مزاجاً بہت سخت ہے ہر قوت مار پیٹ سے بچوں کو خوف زدہ رکھتا ہے۔
- (۷) استاد بہت ہی نرم ہے بچے شرارتیں کرتے رہتے ہیں تب بھی وہ سختی نہیں کرتا۔
- (۸) استاد تبدیل ہو گیا دوسرا اور تیسرا استاد آگیا جس سے انس میں وقت درکار ہے۔
- (۹) استاد کا تعلیم کے اوقات میں درجہ سے غائب ہونا طلباء میں فتنہ کو جنم دیتا ہے۔
- (۱۰) استاد میں رغبت الی الامارہ کا شبہ بھی ہو تو اس سے نہیں پڑھوانا چاہئے۔ ایسے استاد کو فوراً علیحدہ کر دینا ضروری ہے۔

حفظ کرانے کا طریقہ

تعلیمی ملحوظات..... بچہ کو حفظ شروع کرانے سے قبل اس کو ناظرہ پڑھانا ضروری ہے اور ناظرہ میں اس بات کا لحاظ از بس ضروری ہے کہ

- (۱) اگر بچہ بچوں پر بے تکلف قادر ہو تو رواں پڑھنے میں بھی قطعاً جھجک نہ ہو۔
 - (۲) مخارج اور صفات کی رعایت کا عادی ہو۔
 - (۳) کسی حرف میں مخرج کے بارہ میں غفلت صرف توجہ دلانے سے دور ہو جائے۔
- اگر بچہ میں ناظرہ کی یہ کیفیت نہیں ہے تو حفظ میں اس خامی کو دور کرنا بچہ کو دوہری مشقت میں مبتلا کر دے گا۔ اگر ناظرہ میں یہ کمی دور ہو گئی تو انشاء اللہ بہت جلد حفظ ہو جائے گا اور نہ صرف حافظ ہو جائے گا بلکہ نصف قاری بھی ہو جائے گا۔
- حفظ شروع کرانے کے لئے اس طریق کار پر عمل کرنا استاد اور شاگرد دونوں کے لئے راحت اور سہولت کا باعث ہوتا ہے۔

- (۱) سبق بچہ کی صلاحیت کے مطابق نسبتاً کم دیں۔
- (۲) سبق روزانہ پڑھائے حتی المقدور ناغہ نہ کرے۔
- (۳) پڑھا ہوا سبق جب تک طالب علم سنائے لے اگلا سبق نہ پڑھائے۔
- (۴) سبق کو استاد صدر کے انداز میں مخارج، انحاء، اقسام، غنہ، بد، قصر، تفضیم اور ترقیق کا پورا لحاظ کر کے بچہ کو خود کہلوائے اور ممکن ہو تو دو یا تین مرتبہ کہلوادے۔ حکم ربانی ہے ورنہ القرآن تریلا

(۵) اوقاف کا خاص خیال رکھا جائے آیت پر وقف کی عادت ہو یا ط۔ ج قف وغیرہ پر اگر درمیان میں وقف کرنا پڑے تو اعادہ جملہ سے ہو غلط اعادہ کرنے سے بعض مرتبہ معنی فاسد ہو جاتے ہیں جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

(۶) اس بات پر کڑی نظر رہے کہ استاد حروف کو جس طرح ادا کر رہا ہے بچہ اسی طرح ادا کرے اس میں ذرا سی غفلت بچہ میں ہمیشہ کی غلطی پختہ کر دیتی ہے۔ غلطی پر پینل کا نشان لگا دیں یاد ہو جانے پر

منادیں۔

(۷) اس بات کی تاکید کی جائے کہ بچہ یاد کرتے وقت بھی جلدی جلدی نہیں پڑھے گا بلکہ ہر حرف کی ادائیگی میں مخارج اور صفات کا لحاظ کرے گا۔

(۸) مقابلات کے مقام پر سبق کے وقت یہ ہر گز نہ بتایا جائے کہ فلاں جگہ یہ اس طرح آتا ہے بلکہ یہاں جس طرح ہے اس کا تلفظ بچہ کی زبان پر رواں کر دیا جائے۔

(۹) سبق پڑھنے اور یاد کرنے میں اس کی تاکید کی جائے کہ بچہ مصحف کی سطروں پر نظر جمائے رکھے۔ محض استاد کی قرات کو زبانی سن کر دہرانے کی کوشش نہ کرے۔

(۱۰) جب بچہ سبق یاد کر کے سنائے تو معمولی غلطی کو بھی نظر انداز نہ کیا جائے۔ اگر پورا سبق ایک دم یاد نہ ہو سکے تو دو یا تین قسطوں میں اس طرح یاد کرے کہ ایک قسط یاد کر کے استاد کو سنائے پھر دوسری پھر تیسری اور اس کے ساتھ مکمل سبق۔

(۱۱) ہر سبق کے بعد گزشتہ ایک ہفتہ کے اسباق ضرور سنے جائیں۔

(۱۲) سات سبق میں اگر کسی جگہ مقشایہ لگ جائے تو دونوں مقام کھول کر بچہ کو صرف دکھا کر جو یہاں ہے (جو سن رہا ہے) اس کا تلفظ دو تین مرتبہ کہلو کر زبان پر رواں کر دیا جائے۔

(۱۳) سبق اور سات سبق میں حرف چبانے غلط پڑھنے کا قتل کرنا بچہ کو منزل کی شدید مشقتوں میں مبتلا کرتا ہے ایسا ہر گز نہ کرنا چاہئے۔

(۱۴) سبق مغرب اور عشاء کے درمیان یاد کرانا بہت مفید ہوتا ہے۔ اس وقت یاد کیا ہوا سبق بچہ صبح آتے ہی سنا کر ذہنی بوجھ سے فارغ ہو جاتا ہے۔

(۱۵) اگر بچہ کو صبح کو سبق یاد نہ ہو تو اس کا صبح کا سارا وقت سبق یاد کرانے میں صرف کرنا اور اس کے لئے بچہ کے کان پکڑوانا، کرسی بنانا، کھڑا کرنا اس کو مارنا پیٹنا، سب غیر مفید اور لا حاصل ہے اس صورت میں بچہ کو سبق کا کام موقوف کر کے اس سے سات سبق اور اس کے بعد منزل کا پارہ سننے پر قناعت کرنی چاہئے، جب وہ ان دونوں کاموں سے فارغ ہو جائے تب سبق کے کام پر دوبارہ مشغول کرنا چاہئے۔

(۱۶) غصہ کے وقت کبھی بچہ کو سزا نہ دے بلکہ پہلے غصہ کو ٹھنڈا کرنے کی تدبیر کرے اس کے بعد مناسب سزا دے

(۱۷) مار پیٹ سے حتی المقدور پرہیز کرنا چاہئے اور نہایت محبت و شفقت سے ایک حقیقی باپ سے زیادہ برتاؤ کرنا چاہئے۔ چہرہ پر مارنا تو جائز ہی نہیں۔

(۱۸) مسابقت کا عمل بچہ کی کامیابی میں کافی موثر ہے یعنی قریب سبق والوں میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کا ذوق پیدا کریں۔

(۱۹) چھوٹی سورتوں کی طرف سے اگر بچہ کو یاد کرنے میں سہولت ہوتی ہے مگر کیونکہ یہ ترتیب نظم منزل کے خلاف ہے اگر بچہ کی ضرورت سے شروع کر دیا گیا ہے تو چند سورتوں کے بعد جب بچہ چل

پڑے تو پہلے تیسواں پارہ سورۃ عم کی طرف سے آخر تک پڑھا دیا جائے۔ اس کے بعد پارہ اول سے شروع کرایا جائے۔ آخر کی طرف سے قرآن پاک پڑھانا اگرچہ قدرے سہل ہے مگر سوء ادب ہے۔
(۲۰) پہلے دس پاروں تک منزل نصف پارہ سے زیادہ نہیں سنی چاہئے اور دس پاروں تک پہنچنے کے بعد ایک پارہ سے کم نہیں ہونی چاہئے۔

(۲۱) سبق، سات سبق یا منزل کا خام سن کر درگزر کرنا بچہ کے لئے مستقبل میں تکالیف کا دروازہ کھولتا ہے جو یقیناً بہت برا ہے۔

(۲۲) سبق پر روزانہ تاریخ ڈالنے سے بچہ کی ذہنی صلاحیتوں کا جائزہ لینے میں بہت مدد ملتی ہے۔

(۲۳) لباس کی صفائی، جسم کی پاکیزگی اور جگہ و ماحول کی خوبصورتی بھی حفظ کے طلباء کی ذہنی صلاحیتوں کو جلا بخشتی ہے۔

(۲۴) مسلسل تین چار چینیوں کے بعد بچہ آئے تو پہلے اس کے سات سبق کی نگرانی از بس ضروری ہے اس کے بعد سبق شروع کرنا چاہئے۔

(۲۵) کسی بچہ کا حفظ کرنا جیسے والدین کے لئے سعادت عظمیٰ ہے استاد کے لئے بھی نعمت عظمیٰ ہے۔ طلباء کو حق تعالیٰ کی نعمت، مہمانان شریعت اور محسنین مقدس سمجھ کر ان کی قدر کرنا چاہئے اور دل سے ان کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔

(۲۶) تکمیل حفظ کے بعد منزل سنا کر قرآن پاک کے کم از کم تین دور اس طرح مکمل کرنا از بس ضروری ہے کہ پہلا دور ایک ایک پارہ کر کے دوسرا دور دو دو پارہ کر کے اور تیسرا تین تین پارے سنا کر۔ اس طرح یاد کیا ہوا قرآن مجید انشاء اللہ جلدی نہیں بھولے گا۔
اس کے بعد روزانہ ایک پارہ پڑھنے کا معمول زندگی بھر رکھنا چاہئے۔

نوٹ..... قاعدہ اور ناظرہ پڑھنے میں جن باتوں کا لحاظ ضروری ہے وہ علیحدہ مضمون میں بیان کی گئی ہیں ایک استاد کے لئے ان کا ملاحظہ کرنا بھی ضروری ہے۔

امتحان کے ضابطے

(۱) امتحان لیتے وقت اس منزل کو ضرور حفظ رکھنا چاہئے

يسرا ولا تعسرا يسرا ولا تنفرا

(آسانی کرو تنگی نہ کرو خوش خبری دو نفرت نہ پیدا کرو)

(۲) امتحان کے لئے پڑھے ہوئے اکثر پاروں میں سے سوال کرنا چاہئے اس لئے ۵ پاروں کے طلباء سے کم از کم ۳ سوال کریں ۱۰ پاروں کے طلباء سے کم از کم ۵ سوال کریں۔ ۱۵ پاروں کے طلباء یا اس سے زائد کے طلباء اگر منزل کا پارہ روزانہ سنا تے ہیں تو ان سے کم از کم آٹھ جگہ سے سئیں۔

(۳) نتیجہ کے نمبر لگانے سے قبل کل نمبروں کو دو حصوں میں تقسیم کریں نصف یاد کے اور نصف ادا کے۔

۱۔ پھر یاد کے نمبروں کو جتنے سوالات کرنے ہوں اتنے پر تقسیم کر لیں مثلاً بچہ کے ۲۰ پارے ہو چکے

ہیں ان میں سے آپ ۸ جگہ سے سننا چاہتے ہیں اور یاد کے کل نمبر ۵۰ ہیں تو ایک غلطی پر ۶ نمبر کٹ جائیں گے دو غلطیوں پر ۱۲ کٹ گئے علیٰ ہذا القیاس جتنے نمبر بھی اس کو ملیں گے وہ اس کا حق ہوگا۔

ب۔ اسی طرح ادا کے نمبروں کو پہلے تقسیم کریں کہ کل ۵۰ ان کو تقسیم کرنے کے لئے ضابطہ یہ ہے کہ جن حروف کی ادائیگی کو جاننا چاہتا ہے وہ یہ ہیں ش خ ذ ز س ش۔ ص ض ط ظ ع غ ق۔ ان میں سے فقط میں سے کوئی ایک آواز تو ضرور نکالے گا دو میں کمی ہوگی اسی طرح ث س ص میں سے ایک تو نکالے گا دوسرے دو میں غلطی ہوگی اس طرح غلطی کا احتمال ۱۰ حروف میں ہے حروف کے مخارج کے علاوہ معروف و مجهول اور مد و قصر کی غلطی بھی ہوتی ہے اس لئے کل نمبروں کو ادائیگی جانچنے کے لئے ہمیشہ ۱۲ پر تقسیم کیا جاتا ہے کل ۵۰ ہوں تو ایک غلطی پر صرف ۴ نمبر کٹتے ہیں۔

اس طرح نمبر لگانے میں کبھی غلطی کا احتمال نہیں ہوتا اور کسی بچہ کے ساتھ نا انصافی کا شائبہ بھی باقی نہیں رہتا۔

(۴) سوال کرنے سے قبل بچہ کو مانوس کرنا چاہئے خوف زدہ نہیں کرنا چاہئے۔

(۵) سوال میں دانستہ مشکل مقامات یا تشابہات کا انتخاب نہیں کرنا چاہئے۔

(۶) غلطی آنے پر فوراً اس کو غلطی تصور نہ کرے بلکہ حتی المقدور بچہ کی مدد کرے خواہ پیچھے

پڑھوا کر یا ایک دو لفظ بتا کر۔ بالکل ہی نہ چل سکے تب غلطی تصور کی جائے۔

(۷) نتیجہ حتی المقدور بچوں سے مخفی رکھا جائے قبل از وقت معلوم ہونے سے کم نمبر والوں کی تحقیر ہوتی ہے۔

(۸) نمبر لگاتے وقت یہ بات ملحوظ رہے کہ آپ جواب میں غلطی کی نشاندہی کریں گے اور جس غلطی کے نمبر کاٹے ہیں اس کی معقول وجہ آپ کے پاس ہو۔

مفت محمد رفیع الرحمن

مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ لاہور